REGD No. E.P 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۱۲ شہادت ۱۳۳۷ ہش ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ ۳ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۲

اخبار احمدیہ

قادیان یکم اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ الفضل میں شائع شدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ حضور کی طبیعت آجکل ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں فرماتے رہیں۔

ربوہ ۲۹ مارچ کل یہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

قادیان یکم اپریل حسب دستور سابق امسال بھی رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں نماز تراویح اور درس القرآن کا اہتمام کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مکرم حافظ الہ دین صاحب اور مسجد مبارک میں کری وقت مکرم حافظ سیّد دت علی صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر کے بعد عصر تک قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے عشرہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سورۃ توبہ تک درس دیا۔ اور آج سے مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے درس دینا شروع کیا ہے لیکن احباب جماعت نماز تراویح اور درس القرآن میں پورے ذوق شوق سے شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

قادیان میں "یوم مسیح موعود" کی مبارک تقریب پر ایمان افروز تقاریر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض آپ کی تعلیم اور آپ کے ذریعہ روحانی انقلاب کا تذکرہ

(از مکرم بھائی الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

قادیان ۲۳ مارچ۔ آج ½8 بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی یوم مسیح موعودؑ کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مارچ ۱۸۸۹ء کے آخری عشرہ میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت شروع فرما کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آج ہم اسی کی یاد کو تازہ کرنے اور حضور علیہ السلام کی سیرت و تعلیم کو بیان کرنے کی غرض سے اس جگہ جمع ہوئے ہیں۔

مسیح موعودؑ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات

پہلی تقریر مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں اور ان پر اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں آنحضرت صلعم کے زمانہ کے حالات کو بیان کیا جبکہ اسلام باوجود شدید مخالفت کے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا تھا۔ ان حالات میں آنحضرت صلعم نے ایک تاریک رات کی خبر دی جبکہ اسلام صرف برائے نام رہ جائے گا۔ قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ مساجد ہدایت کے لحاظ سے خستہ حال ہوں گی۔ علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

محترم مولوی صاحب نے احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلعم کی ان پیشگوئیوں پر بالتفصیل روشنی ڈالی جن میں حضور صلعم نے خبر دی تھی کہ میری امت یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلے گی۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ عیسائی اقوام ترقی کر جائیں گی۔ یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ دجال کا فتنہ عظیم برپا ہوگا۔ اسلام کی حالت کس مپرسی کی ہوگی۔ اس حالت میں افق مشرق سے صبح کا ستارہ ظاہر ہوگا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور پھر سے اس کی سربلندی کی خبر دے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے آیت وآخرین منھم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر کیا۔ اور حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم والحدیث کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح مسیح موعود کے ذریعہ کسر صلیب اور قتل خنزیر ہوگا اور حقائق و معارف کے خزانے تقسیم ہوں گے۔ اسی طرح مہدی معہود کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آپ نے لا المھدی الا عیسیٰ فرما کر مہدی اور مسیح کا مصداق ایک ہی وجود کو قرار دیا۔ اسی ضمن میں مکرم مولوی صاحب نے حدیث کسوف خسوف کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی ۱۸۹۴ء میں پوری ہوئی اور رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن و سورج گرہن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس پیشگوئی پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی مولوی صاحب موصوف نے تفصیل سے دیئے۔

آخر میں آپ نے حضورؑ کی اس پیشگوئی کا ذکر کیا کہ مہدی معہود مسیح موعود کے ذریعہ دین اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ جو روحانی اور براہین کا غلبہ ہے۔ چنانچہ یہ سب پیشگوئیاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں بدرجہ اتم پوری ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

دوسری تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ پیشگوئیاں کے موضوع پر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے فرمائی۔ آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ابتدائی حالات بیان فرمائے۔ جبکہ اسلام کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ تمام مذاہب اسلام پر حملہ آور تھے۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کا دل کڑھا۔ آپ نے اسلام کی تائید میں مضامین لکھنے شروع کئے۔ اور اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ حضور نے دنیا کے سامنے ایسے زندہ خدا کا وجود پیش کیا۔ جو اس زمانہ میں بھی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے متبعین اور منکرین کے متعلق متعدد پیشگوئیاں فرمائیں۔ آپ نے تمام مذہبی لیڈروں کو نشان نمائی کے مقابلہ کی دعوت دی۔ اسی ضمن میں مکرم ملک صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی والی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور اسی ضمن میں مقدمہ دیوار جس میں آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حسب پیشگوئی فتح عطا فرمائی کا ذکر بالوضاحت کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے ان پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جن میں مخالفین کی ناکامی اور آپ کی جماعت کی شاندار کامیابی کا ذکر ہے۔ اور احباب جماعت کو نیک نمونہ دکھانے کی تلقین کی۔ جو خدا تعالیٰ کی موعودہ نصرت کو جذب کرنے کا موجب ہے۔

موعود نامہ

مکرم ملک صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے اپنا مفصل منظوم کلام جو مسدس حالی کی طرز پر ہے بعنوان "موعود نامہ" سنایا۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام کی خستہ حالت اور مسلمانوں کی حد درجہ بے دینی کا نہایت احسن پیرایہ میں نقشہ کھینچا اور پھر حضور کی آمد اور آپ کے کارناموں کا نہایت دلآویز انداز میں ذکر کیا۔ حاضرین نے اس کلام کو بہت پسند کیا۔ دعا ہے کہ اسے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تو اس سے سلسلہ کے لٹریچر میں قابل قدر اور مفید اضافہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی انقلاب

بعد ازاں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے برپا ہونے والے روحانی انقلاب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلعم کے ظل اور بروز ہیں اس لئے آپ کے کارنامے دراصل آنحضرت صلعم کے ہی کارنامے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا کا وجود دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور آنحضرت صلعم اور اسلام کا صحیح مرتبہ پیش فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے اندر خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان پیدا کر دیا۔ قرآن زبانی عشق پر

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۳ اپریل ۱۹۵۸ء

رمضان المبارک

خدا کا ہزار ہزار شکر اور اس کا احسان ہے کہ ہمیں اس زندگی میں پھر رمضان کا مبارک مہینہ اپنی تمام برکات کے ساتھ آیا۔ اور ہم اس مہینہ کی برکتوں سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے زندہ رہے۔ اس عرصہ میں بہت سے اللہ کے بندے اپنی زندگی کے سانس پورے کر کے ہم سے جدا ہوئے اور انہیں یہ رمضان دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اب تو اس مبارک مہینہ کا قریباً نصف حصہ بھی گذر گیا۔ امید ہے کہ احباب جماعت پورے اہتمام سے روزے رکھ رہے ہوں گے۔ اور روزہ کی اصل روح کو بھی نہ بھولے ہوں گے۔ کیونکہ روزہ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے وقتی طور پر انسان رکا رہے۔ بیشک یہ روزے کی ظاہری شکل ہے۔ اور اصل روزہ تو یہ ہے کہ انسان کو تقویٰ کا اصل مقام حاصل ہو جائے جس کے نتیجہ میں وہ ہر قسم کے گناہوں کی آلودگی سے پاک ہو جائے۔ اس کے اعمال پاک ہوں دل میں جھوٹ سے نفرت ہو تو زبان پر جھوٹی بات مطلق نہ آسکے۔ دل میں مخلوق خدا کی ہمدردی کی سچی تڑپ ہو تو اس کے اعمال اس کی تصدیق کر رہے ہوں۔ جس طرح وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے۔ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں اس کے اندر ویسا ہی جذبہ کارفرما ہو۔ گویا ماہ صیام ہمارے لئے ایک نئی زندگی کا باب کھولنے والا ہو۔ اور صیام کا مہینہ گذرے تو ہم میں ایک غیر معمولی انقلاب آ چکا ہو۔ پھر سمجھیں کہ رمضان کی آمد ہمارے لئے کچھ فائدہ مند ہوئی۔ حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی روزہ کی اسی حقیقی روح کے پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ بلکہ آپ نے تو ایک لحاظ سے تمام روزہ دار کو ہوشیار بھی کیا ہے جو بھوک پیاس کو تو برداشت کرتا ہے مگر روزے کی اصل روح کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

من لم یدع قول الزور
والعمل بہ فلیس للّٰہ
حاجۃ فی ان یدع طعامہ
وشرابہ (بخاری)

یعنی جس نے جھوٹ اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

چونکہ اس مبارک مہینہ کے شروع ہوتے ہی ایسا پاکیزہ ماحول تیار ہو جاتا ہے۔ جس سے نیکی کی رفتار تیز ہو جاتی اور خدا تعالیٰ کی رحمت خاصہ کے جذب کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ اس لئے ہر سچے مومن کو ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اس اعلیٰ اور پاکیزہ مقصد کو پانے کے لئے جہاں تک ان ظاہری اسباب و ذرائع کو عمل میں لانے کا تعلق ہے۔ سب سے پہلے نمبر پر اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معانی پر اطلاع پانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ جب روزوں کی اصل غرض حصول تقویٰ ہے اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ قرآن کریم سے بڑھ کر اور کونسی کتاب تقویٰ کی راہوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ اسی سلسلہ میں تفسیر صغیر کا مطالعہ احباب جماعت کے لئے بے حد مفید ہو سکتا ہے۔ اس قیمتی خزانہ سے فائدہ اٹھانے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

رمضان المبارک کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے دوسرے نمبر پر انفاق فی سبیل اللہ کا اتباع نمونہ ملتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رمضان کے مبارک ایام میں آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بڑھ جاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ روزہ کے ساتھ جوں جوں انسان کو بھوک پیاس کا ذاتی تجربہ ہوتا۔ اور اس کا احساس بڑھتا ہے اگر ساتھ کے ساتھ انسان اپنے ارد گرد کے ایسے ناداروں، محتاجوں کی تکالیف کا بھی احساس کر لیا کرے۔ جو اپنے بچوں کو بھوکا سلاتے ہیں۔ اور اٹھنے پر بھی ان کے لئے کچھ خرید نہیں سکتے تو اس کے لئے روزے کا مقصد بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کی خاص رقم ہر مسلمان پر واجب قرار دی ہے۔ تا اس رقم سے غریبوں کو بھی عید منانے کا موقعہ مل جائے۔ اور دیگر اوقات میں ایسے ہی محتاج بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رہے۔ اسی کے ماتحت تمام جماعتی چندے بھی آجاتے ہیں۔ جو اشاعت و تبلیغ اسلام کی غرض سے ادا کئے جاتے ہیں۔ کہ ان سے اسلام کے مختلف تقاضوں کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

تیسرے نمبر پر توجہ اور انابت الی اللہ ہے جس میں نہ صرف روزہ دار کو ہی زیادہ انہماک کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس ضمن میں آپ کا جو بہترین نمونہ روایات میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اہل وعیال کو بھی ایسے اوقات میں اپنے ساتھ شریک فرما لیا کرتے۔ پس اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ گھر کے بزرگ افراد جن کو خدا تعالیٰ نے اس نعمت سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو بھی شریک کریں تا توجہ و انابت الی اللہ کی ایک اجتماعی صورت پیدا ہو کر اس مبارک مہینہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہوں۔ بالخصوص جبکہ اس مبارک مہینہ میں اسی کی طرف سے

إِنِّي قَرِيبٌ

کا خاص وعدہ بھی دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرط یہ قرار دی گئی ہے کہ

اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
إِذَا دَعَانِ

پس احباب جماعت کو اس مبارک مہینہ کی ان سہ گونہ نعمتوں سے متمتع ہونے کی خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں جن کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ۔ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع غلہ مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے

چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں عام طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تا بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے امداد کی جا سکے۔ تا ان لوگوں کی دعائیں آپ لوگوں کی بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ رہے۔ تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ اس رقم کو دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان کے ارد گرد غلہ کی اوسط قیمت پندرہ روپے فی من ہے۔ اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ایک روپیہ بنتی ہے۔ پس فطرانہ کی پوری شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ماہ رمضان المبارک اور صدقات!

احباب کو علم ہے کہ رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں کثرت سے صدقہ وخیرات فرماتے تھے ہمیں بھی اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کو جذب کرنے کے لئے صدقہ و خیرات کرنی چاہیئے اور صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوانی چاہئیں۔ امید ہے مبلغین کرام اور عہدیداران اپنی اپنی جماعتوں میں سنت نبویؐ کی پیروی میں صدقہ وخیرات کے متعلق خاص طور پر تحریک کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

رمضان کے مسائل کا خلاصہ

ایک مبارک مہینہ کی مبارک عبادات

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کے زمانہ میں لازماً اور اس کے بعد بھی جب تک صحت اچھی رہی یہ خاکسار ہر رمضان سے پہلے رمضان کے مسائل اور اس کی برکات کے متعلق احباب جماعت کے فائدہ کے لئے لمبے لمبے تحقیقی مضمون لکھا کرتا تھا مگر اب کسی مفصل مضمون کی طاقت نہیں پاتا اسلئے ثواب کی خاطر سے ذیل کے مختصر سے سادہ فقرات پر اکتفاء کرتا ہوں شاید یہ چند سطور دوستوں کو اس مبارک مہینہ کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھنے اور اسکی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلانے میں کارآمد ثابت ہوں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رمضان کے مہینہ کا نام ناطق ہوتا تھا۔ اسلام میں اس کا نام بدل کر رمضان کر دیا گیا۔ رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی تپش اور گرمی کی شدت کے ہیں۔ اس مہینہ کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے تا اس کی روحانی تاثیر کی طرف اشارہ کیا جائے جو یہ ہے کہ اس مہینہ کے روزے اور اس کا قیام اللیل اور اس کی دعائیں اور اس کی تلاوت قرآنی اور اس کے صدقہ و خیرات اور اس کے آخری عشرہ کا اعتکاف سچے مومنوں کے دلوں میں غیر معمولی حرارت پیدا کر دیتے ہیں جس کی لذت کو وہی لوگ پہچانتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔

(۲) اس مہینہ کو اس غیر معمولی عبادت کے لئے اس لئے چنا گیا ہے کہ اس میں قرآن کے نزول کا ابتدا ہوا تھا۔ جیسا کہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اور چونکہ کلام پاک کے نزول کی ابتدا اپنے اندر غیر معمولی برکات رکھتی ہے جن کے ذریعہ گویا آسمان کی کھڑکیاں کھول دی گئیں اس لئے اس کی یاد میں اس مہینہ کو غیر معمولی عبادات کے لئے چنا گیا۔ گویا اس مہینہ میں ہر سچا مسلمان اپنے آسمانی آقا سے عرض کرتا ہے کہ خدایا چونکہ تو نے میرے لئے ان ایام میں اپنے ابدی کلام کے سننے کا دروازہ کھولا۔ اس لئے میں بھی اس کی یاد میں ان چند

کو تیری خاص عبادت میں گذاروں گا۔ اسی لئے خدا فرماتا ہے کہ ہر عبادت کے لئے ایک مخصوص اجر ہوتا ہے لیکن روزہ کا اجر میں خود ہوں۔

(۳) رمضان کی مخصوص عبادت صوم یعنی روزہ ہے جس کے معنی نفسانی خواہشات سے رکنے کے ہیں۔ کیونکہ اس میں انسان سحری کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے پرہیز کرتا ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ سے گویا ایک عملی عہد باندھتا ہے کہ میں تیرے لئے اور تیرے دین کے لئے ضرورت پیش آنے پر اپنی جان اور اپنی نسل تک کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ اور روزہ میں بھوکا پیاسا رہنے میں ایک غرض یہ بھی ہے کہ تا مسلمانوں میں اپنے غریب بھائیوں کی غربت اور تنگ حالی کا احساس پیدا کرایا جائے اور سبق دیا جائے کہ دیکھو ایک دن کے روزہ میں کتنی تکلیف اٹھاتے ہو اور پھر خود سوچ لو کہ تمہارے غریب بھائی جن کی گویا ساری عمر ہی بھوک پیاس میں گذرتی ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے سوائے اس کے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو یا سفر پر ہو اس صورت میں خدا نے یہ رعایت دی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد صحت ہونے پر یا سفر کی حالت ختم ہونے پر گنتی پوری کر لے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خدا کی رعایت سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ گویا خدا کو سینہ زوری سے راضی کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ طریق خدا کو پسند نہیں۔

(۴) جو شخص ضعیف العمری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے نہ تو رمضان میں روزے رکھ سکتا ہو اور نہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ روزہ کی بجائے اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کو فدیہ ادا کر دے۔ فدیہ کھانے کی صورت میں بالغذی کی

صورت میں ہر دو طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور بعض اولیاء نے فدیہ کے حکم کو اس رنگ میں بھی لیا ہے کہ خواہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید ہو پھر بھی مناسب ہے کہ رمضان کے روزوں سے محرومی کی تلافی کے لئے فدیہ ادا کر دیا جائے۔ اور صحت ہونے پر یا سفر سے واپس آنے پر روزے بھی رکھ لئے جائیں۔

(۵) رمضان کے مہینہ میں روزوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی خاص زور دیا گیا ہے اور نفل نمازوں میں تہجد کی نماز کو خاص الخاص مقام حاصل ہے۔ تہجد کے یہ معنی ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر چند رکعت (مسنون تعداد آٹھ رکعت ہے) نماز ادا کی جائے۔ اور اگر وتر پہلے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھ لئے گئے ہوں تو انہیں بھی نماز تہجد کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح یہ گیارہ رکعت نماز ہو جاتی ہے جن میں سے دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اور آخری رکعت اکیلی پڑھی جاتی ہے۔ گو آخری وتر کی تین رکعتیں اکٹھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ تہجد کے بعد اور صبح کی نماز سے قبل پھر کچھ وقت کے لئے لیٹ کر آرام کرنا سنت ہے

تہجد کی نماز کو انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے کہ ہر انسان کا ایک مقام محمود ہوا کرتا ہے۔ جو اس کی ترقی کا آخری نقطہ ہوتا ہے اور اپنے مقام محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کی نماز بہترین زینہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود سب سے بالا سب سے اونچا سب سے ارفع اور سب سے بلند تر ہے۔ جسے قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تہجد کے علاوہ نفل نمازوں میں ضحیٰ کی نماز بھی ایک بابرکت نماز ہے جسے عوام الناس چاشت یا اشراق کی نماز کہتے ہیں جو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں ادا کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام اس کے التزام کا بھی خیال رکھتے تھے۔

نوٹ:۔ رمضان کے متعلق یہ رعایت ہے کہ عوام الناس کی سہولت کے لئے تہجد کی نماز رات کے آخری حصہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لی جائے۔ ہر دو صورت میں رمضان کی نفل نماز جو رات کے وقت باجماعت کی جائے تراویح کی

نماز کہلاتی ہے۔

(۶) رمضان میں تلاوت قرآن مجید پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن کا ایک دور پورا کیا کرتے تھے۔ لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تو جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں آپ کے ساتھ دو دور پورے کئے اسلئے بہتر اور افضل یہی ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دور مکمل کئے جائیں۔ اس تکرار میں یہ اشارہ ہے کہ ہم قرآن کو ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ نہیں دیں گے بلکہ بار بار پڑھتے اور دہراتے رہیں گے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اسے پڑھنے والا ہر رحمت کی آیت پر خدا کی فضل و رحمت کی دعا مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرتا ہوا آگے گذرے اور خدائی کلام کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے۔

(۷) رمضان کا مہینہ دعاؤں کے ساتھ بھی خاص جوڑ رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی میں رمضان میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ جو ہستی پہلے ہی انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کے اور بھی زیادہ قریب ہو جانے کی شان کا کیا کہنا ہے۔ پس رمضان میں ذاتی اور جماعتی دعاؤں پر زور دینا چاہیئے اور بدقسمت ہے وہ انسان جس پر رمضان آئے اور گذر جائے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی کی خالی رہ جائے۔ دعاؤں میں درد اور اضطراب کی کیفیت پیدا کرنا اور خدا کے متعلق ایسا یقین کرنا کہ وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں۔ قبولیت دعا کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ ذریعہ عمل صالح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں تسبیح تحمید تکبیر اور کلمہ طیبہ جو ذکر کے اذکار سمجھے جاتے ہیں۔

(۸) رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ گویا کہ اس مبارک مہینہ میں سب مسلمان ایک کنبہ کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ایک کا دکھ سب کا دکھ بن جاتا ہے۔ سخت شقی ہے وہ انسان جو رمضان میں عیش مناتے اور اس کے ہمسائے نان جویں تک کو ترسیں اور روح کی خشکی کو پانی سے تر کرنے [illegible] کو [illegible] صورت نہ پائیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ باوجود [illegible] اور عسرت کے آپ کا ہاتھ رمضان [illegible]

مہینہ میں غریبوں کی مدد کے لئے اس طرح چلتا تھا جس طرح کہ ایک ایسی تیز آندھی چلتی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ عید الفطر سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔

(۹) رمضان کا آخری عشرہ خاص طور پر بابرکت عشرہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا بھی اسی عشرہ میں ہوئی تھی۔ اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ شد مئزرہ وایقظ اھلہ واحیی لیلہ یعنی اس عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے۔ اور اپنے اہل کو نمازوں کے لئے جگاتے تھے۔ اور اپنی راتوں کو عبادت کے ذریعہ زندہ کر دیتے تھے۔ اسی عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ادا کی جاتی ہے جس میں اعتکاف بیٹھنے والا اپنے آپ کو خانہ خدا میں محصور کر کے اس کی عبادت کے لئے کلیۃً وقف ہو جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی رہبانیت ہے جو مومنوں کے دل و دماغ میں غار حرا کی سی چاشنی پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مگر اعتکاف دوسروں کی ریس میں بیٹھنا اور مسجد میں بیکار گفتگو کی مجلسیں جمانا اعتکاف کی برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ اعتکاف کے لیل و نہار صرف نمازوں اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف رہنے چاہئیں۔

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول پاکؐ کے ارشاد کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں ایک خاص رات آیا کرتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ یہ رات جو طاق راتوں میں سے کسی رات میں آتی ہے بہت مبارک رات ہوتی ہے جس میں رحمت کے فرشتوں کا خاص نزول ہوا کرتا ہے جو نیچے جھک جھک کر سچے مومنوں کی دعاؤں کو اچکتے ہیں۔ ففی ذالک فلیتنافس المتنافسون۔

(۱۱) ایک خاص بات درود کی کثرت ہے جس پر رمضان کی مبارک گھڑیوں میں بہت زور ہونا چاہیئے۔ درود ایک نہایت بابرکت دعا ہے۔ اس میں دراصل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کی کامیابی اور آپ کے دئے ہوئے مشن کی بامرادی سب شامل ہیں بلکہ اس زمانہ میں احمدیت کی ترقی بھی درود ہی کے تحت آتی ہے۔ پس روزہ رکھنے والوں کو رمضان کے مہینہ میں درود پر بھی بہت زور دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رات درود کی اتنی کثرت کی گویا آپ کا رگ و ریشہ درود سے معطر ہو گیا۔ اسی رات کے آخر میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ خدائی فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر لا رہے ہیں۔ اور آپ کے مکان میں ان مشکوں کا منہ کھول کر انہیں خالی کر رہے

جانتے ہیں۔ اس پر ایک آواز آئی۔ کہ یہ تیرے درود کا ثمرہ ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ درود پر اتنا زور دیں۔ کہ ان کی زبانیں اس کے ذکر سے تر ہو جائیں۔

اللھم صل علی محمد و علی ال محمد وبارک وسلم
و یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝

خاکسار
مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء

قادیان میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

مجید میں ناسخ و منسوخ کی تردید فرما کر ثابت کر دیا کہ سارا قرآن واجب العمل ہے۔ آپ نے مذہبی مقابلوں میں اس اصول کو پیش کیا کہ ہر مذاہب کا پیرو اپنے مذہب کی تائید میں اپنے دعوے اور دلیل کو اپنے مذہب کی الہامی کتاب سے پیش کرے۔ اس اصول کے ساتھ آپ نے امت مسلمہ کے ہاتھوں میں ایک ایسا کاری حربہ دے دیا جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوم نہیں کر سکتی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شاندار کارنامے کا بالتفصیل ذکر کیا کہ حیات مسیح کی تردید کر کے حضور نے عیسائیوں کے کفارہ کے عقیدہ کا بودا پن ثابت کر دیا۔ اور مسیح علیہ السلام کی قبر کی نشان دہی کر کے عیسائیت کی عمارت کو مسمار کر دیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے اس امر کو وضاحت سے پیش کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن، سنت اور حدیث کا صحیح مرتبہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جبکہ بعض مسلمان حدیث کو قرآن پر قاضی قرار دیتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ سب سے اول قرآن مجید ہے۔ اس کے بعد سنت کا مرتبہ ہے اور پھر حدیث کا درجہ ہے۔

غرضیکہ آپ نے بیشمار معجزات و نشانات کے ساتھ جہاں زندہ خدا کا وجود پیش کیا وہاں اپنے درخشندہ کارناموں سے ایک ایسے روحانی انقلاب کی بنیاد رکھ دی جس کی اس زمانہ میں اشد ضرورت تھی۔

اس تقریر کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم "سلام بحضور آنحضرت صلعم" خوش الحانی سے سنائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تعلیم

اس کے بعد مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے عام مسلمانوں کی مایوسی اور غیرت دینی کے فقدان کا ذکر کیا۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے اس دعوے کو پیش فرمایا کہ اب دنیا میں ایک نیا روحانی نظام پیدا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ آپ کا یہ اعلان محض لفظوں تک محدود نہ تھا۔ بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی آپ نے پیش فرمایا۔ اور اُن رستوں کی نشاندہی کی جن پر چل کر دنیا میں اسلام کو غالب کیا جا سکتا ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت پڑھ کر ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ یہی تعلیم فی زمانہ ایک عالمگیر روحانی انقلاب لانے والی ہے۔ ضمناً آپ نے محاسبۂ نفس پر زور دیا اور نظام جماعت کی کامل اطاعت کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم سنائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب

بعدہٗ محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود اور کسر صلیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے کسر صلیب کے معنی بیان کر کے بتایا کہ اس سے مراد ظاہری صلیبوں کا توڑنا نہیں ہے بلکہ عیسائیت کا بطلان اور اسلام کا غلبہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کو نشان نمائی کا چیلنج دیا۔ مگر کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور یروشلم سے کشمیر تک کے لمبے سفر کا تفصیلاً ذکر کر کے بیان فرمایا کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قسم کے عقلی نقلی اور تاریخی دلائل سے صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعلان کو کہ وفات مسیح میں ہی حیات اسلام پوشیدہ ہے کو بالوضاحت بیان کیا۔ اور خود عیسائیوں کی مستند کتب سے یہ ثابت کیا کہ اب وہ اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے۔ اور کہ اناجیل میں اس قسم کی آیات بعد میں ملائی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں دلائل کا نتیجہ ہے۔ کہ اب مغرب میں اسلام کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ اور ان ممالک میں عیسائیت دم توڑ رہی ہے

اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمدؐ نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

صدارتی تقریر

بعد ازاں محترم صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ جس طرح صحابہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگیوں میں حضور کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہے ہمیں بھی اپنے اندر کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا ہم بھی اسی راہ پر چل رہے ہیں یا نہیں۔ آخر پر دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ مقامی مستورات کیلئے بھی مسجد میں پردہ کا انتظام تھا انہوں نے بھی کثیر تعداد میں حاضر ہو کر شرکت کی

درخواست ہائے دعا

۱۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں بندہ کی دین و دنیا میں کامیابی انجام بخیر ہونے اور رضاء الٰہی کے حصول کے لئے دعا فرمائیں۔
(تابعدار خادم محمد ابراہیم خلیل از ربوہ شریف)

۲۔ خاکسار ۲۲ سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان صحابہ کرام و درویشان کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرماوے اور روحانی و جسمانی شفا عطا ہو جائے۔ آمین (خاکسار سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سمبلپور۔ اڑیسہ)

۳۔ حسب ذیل طلباء مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد فیروز الدین انور۔ محمد سراج الدین قمر۔ محمد صلاح الدین۔ نجمہ بنت مولوی محمد سلیم صاحب فاضل۔ (خاکسار امیر جماعت احمدیہ کلکتہ)

۴۔ میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار شیخ صالح محمد احمدی از ممباسہ افریقہ)

۵۔ مختلف اسلامی اور مغربی ممالک سے ہوتے ہوئے ایک کورس کرنے کی غرض سے امریکہ میں سفر پر ہوں۔ احباب جماعت اپنی مخلصانہ دعاؤں میں خاکسار کو بھی یاد رکھیں میں آپ حضرات کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ (خاکسار مرزا افضل الحق احمدی یادگیر مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان)

۶۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب مینیجر گذشتہ سے، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر سے اپنے بیٹے اور محترم سیٹھ عبد الحی صاحب کی مرض دمہ سے شفایابی کے لئے دعا کی

رپورٹ تبلیغی دورہ جنوبی ہند

صوبہ کیرالہ کے مختلف مقامات میں تبلیغی و تربیتی جلسے

از مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ

(۲)

کنانور کا جلسہ

۴ر مارچ کو سہ پہر کے قریب تبلیغی وفد کوڈالی سے کنانور پہنچا۔ انجمن کی عمارت میں ہی وفد کے دونوں ممبروں کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں ظہر و عصر کی نمازیں مکرم آرچرڈ صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئیں اور دونوں صاحبان نے کچھ وقت آرام کیا۔ بعدہ ۴½ بجے ہم سب گورنمنٹ ہائی سکول کو موٹر پر روانہ ہوئے۔ جہاں مکرم آرچرڈ صاحب اور مکرم جابی صاحب کے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ سکول جماعت کی عمارت سے کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں ۵½ بجے شام خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا اور دونوں صاحبان نے تقریریں کیں۔ مکرم آرچرڈ صاحب نے انگریزی میں اور جابی صاحب نے عربی میں اور دونوں تقریروں کا ملیالم ترجمہ بھی سنایا گیا۔ مسٹر این عبدالرحیم نے انگریزی تقریر کا ترجمہ کیا۔ سامعین میں سکول کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ کئی ایک غیر احمدی اور احمدی بھی شامل تھے۔ اس جلسہ سے فارغ ہو کر تبلیغی وفد بذریعہ موٹر انجمن میں واپس آ گیا۔ اور نماز مغرب و عشاء مکرم جابی صاحب نے پڑھائیں۔

نماز مغرب و عشاء اور طعام سے فارغ ہو کر کنانور کا جلسہ ۸½ بجے انجمن کے صحن میں شروع ہوا۔ جلسہ گاہ خوب سجایا گیا تھا اور ٹیوب لائٹ بھی لگائے گئے تھے۔ جلسہ کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم جابی صاحب نے قرآن مجید سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ اور اس کے بعد آرچرڈ صاحب اور جابی صاحب نے انگریزی اور عربی میں ولولہ خیز تقریریں کیں۔ اور مسٹر این عبدالرحیم صاحب اور مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب دونوں تقریروں کا ترجمہ ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ اور اختتام پر خاکسار نے دونوں کی تقریروں کی وضاحت کرتے ہوئے صداقت احمدیت کے متعلق بعض اصول پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بھی بہت ہی کامیاب تھا۔ اور ہماری امید سے بڑھ چڑھ کر حاضری تھی۔ صحن انجمن کے باہر چاروں طرف سڑک پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ اور جس طرح پینگاڈی میں مستورات کے لئے خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح کنانور میں بھی احمدی مستورات کے لئے انتظام تھا۔ یہ جلسہ قریباً ساڑھے ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

کالیکٹ میں

۵ر مارچ کو صبح ۹ بجے کی گاڑی میں تبلیغی وفد کنانور سے کالیکٹ روانہ ہوا۔ اور ۱۲½ بجے کالیکٹ ریلوے سٹیشن پر وارد ہوا۔ سٹیشن پر جماعت کالیکٹ کے تمام احباب اپنے معزز بھائیوں کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے جنہوں نے اہلاً و سہلاً و مرحبا۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ اور پھولوں کے ہار پہناتے ہوئے دونوں صاحبان کو خوش آمدید کہہ کر استقبال کیا۔ پلیٹ فارم پر سینکڑوں کا جو ہجوم گاڑیوں کے انتظار میں موجود تھا۔ اس آواز اور اس نظارہ سے چونک اٹھا اور وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ وفد موٹر میں بیٹھ کر جماعت کالیکٹ کے مکان "دارالسلام" میں آیا۔ وہاں نماز ظہر و عصر ادا کر کے وہاں سے بیچ ہوٹل (Beach Hotel) گیا۔ جہاں ان دونوں کے طعام و قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس اثناء میں مدراس سے مکرم نوجوان صاحب بھی کالیکٹ پہونچے۔ جنہیں جماعت کالیکٹ نے بلایا تھا۔ دن کے تین بجے Beach Hotel میں ایک پریس کانفرنس کا جماعت کالیکٹ نے انتظام کیا تھا۔ وقت مقررہ پر کئی ایک اخبارات کے نمائندے اور پی۔ ٹی۔ آئی کا نمائندہ وہاں ہوٹل میں آ پہونچے اور مکرم آرچرڈ صاحب اور مکرم جابی صاحب اور مکرم نوجوان صاحب سے جماعت احمدیہ کے موقف۔ عقائد نصب العین وغیرہ امور کے متعلق سوالات کرتے رہے اور ہمارے یہ احباب جواب دیتے رہے۔ اس پریس کانفرنس کی رپورٹ اخباروں میں شائع ہو گئی ہے۔

کالیکٹ کا جلسہ

۵ر مارچ کی شام کو ۵½ بجے کالیکٹ جوبلی بلڈنگ ہال میں خاکسار کی زیر صدارت ہمارا جلسہ ہوا۔ مکرم جابی صاحب کی تلاوت اور مولوی ابوالوفاء صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد علی الترتیب جابی صاحب اور آرچرڈ صاحب نے تقریریں کیں اور مولوی ابوالوفاء صاحب اور این عبدالرحیم صاحب تقریروں کا ترجمہ ساتھ ساتھ حاضرین کو سناتے رہے۔ اور خاکسار نے اختتامی تقریر میں احمدیت کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام اور دینی قربانیوں کو بیان کیا۔ یہ جلسہ بھی بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ حاضرین کے ازدحام کا یہ حال تھا کہ خود آرچرڈ صاحب اور جابی صاحب انگشت بدنداں تھے۔ ہال کے اندر تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ اور ہال کے برآمدے اور صحن بلکہ باہر سڑکوں پر لوگوں کا ازدحام تھا۔ کئی لوگ موٹروں پر بیٹھے تقریریں سن رہے تھے۔ کئی لوگ ہال کے اندر آ کر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے باہر جانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ جماعت کالیکٹ نے اپنے انگریز اور شامی مبلغین کی آمد اور ان کی تقریر کے متعلق پبلک کو اطلاع دینے اور ان کو جلسہ میں آنے کی دعوت دینے کے لئے وسیع پیمانہ پر اعلان اور پروپیگنڈا کیا تھا۔ اور اس غرض کے لئے جماعت نے ۷ ہزار اشتہارات اور تین سو والی پوسٹ شائع کئے تھے اور نو سو دعوتی خطوط چھپوا کر خاص خاص لوگوں کی طرف بھیجے تھے۔ اور پھر کئی ایک روزناموں میں بھی اعلان شائع کرایا تھا۔ اور جلسہ کو کامیاب بنانے اور ہزاروں لوگوں تک احمدیت کی آواز پہنچانے کے لئے کافی جدوجہد کی تھی اور ایک خطیر رقم خرچ بھی کی تھی۔ ان کی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی کامیابی بھی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

الانگلور میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

میرا ارادہ تبلیغی وفد کو مالابار کے اندرونی علاقہ کی جماعتوں میں لے جانے کا تھا لیکن ترمیم شدہ پروگرام کی رو سے اس کے لئے وقت نہیں تھا۔ اس لئے صرف ایک جگہ جانے کی تجویز کی گئی۔ چنانچہ ۶ر مارچ کو دن کے کھانے سے فارغ ہو کر تبلیغی وفد کالیکٹ سے بذریعہ موٹر الانگلور کو روانہ ہوا۔ دونوں معزز مہمان مولوی ابوالوفاء صاحب اور میں موٹر میں اور کالیکٹ کے ۱۸ دوست ایک وین میں شام کے چار بجے الانگلور پہونچے۔ سنارگھاٹ اور کردلائی اور پتہ پریم کے احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ وہ سب کے سب الانگلور پہونچ جائیں۔ چنانچہ وہ تمام احباب وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ جماعت الانگلور نے وہاں ایک مسجد بنوائی تھی۔ سب نے مناسب سمجھا کہ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ سے اس کا افتتاح کرایا جائے۔ تا مسجد کی زیادہ شہرت ہو اور تبلیغ کا راستہ زیادہ وسیع ہو۔ مطبوعہ اشتہارات کے ذریعہ اس کے سارے علاقہ میں اس کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہم ۴ بجے مسجد تک پہونچے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مختلف مقامات کے احمدی احباب کافی تعداد میں جمع تھے۔ اور تقریریں سننے کے لئے بہت سے غیر احمدی بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک مختصر پنڈال سب کرائے سجایا گیا تھا۔ سب سے پہلے مکرم جابی صاحب نے سپیکر پر اذان دی۔ بعدہٗ سب سے پہلے مکرم آرچرڈ صاحب مسجد میں داخل ہوئے اور ان کے پیچھے دیگر احباب بھی اور انہوں ہی نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ بعدہٗ مسجد کے صحن میں اور میری زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو جابی صاحب نے فرمائی۔ مکرمی مولوی ابوالوفاء صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ آرچرڈ صاحب اور جابی صاحب نے انگریزی اور عربی میں تقریریں کیں اور این عبدالرحیم صاحب اور مولوی ابوالوفاء صاحب نے ساتھ ساتھ ترجمہ سنایا۔ اور آخری تقریر میں نے کی۔ تقریروں کا موضوع قریباً ایک ہی تھا۔ یعنی صداقت احمدیت اور احیاء اسلام۔ الانگلور کی جماعت نے چائے اور شیرینی سے تمام آنے والوں کی تواضع کی۔ خصوصاً اپنے معزز مہمانوں کی۔ جلسہ کے بعد اسی مسجد میں ہم سب نے مکرم جابی صاحب کی اقتداء میں نماز مغرب اور عشاء ادا کیں۔ اور ۸ بجے وہاں سے کالیکٹ کو واپس ہوئے۔ تبلیغی وفد موٹر میں اور کالیکٹ کے دیگر احباب وین میں۔ اور رات ۱۰½ بجے کالیکٹ وارد ہوئے۔ کالیکٹ سے الانگلور ۳۲ میل دور ہے۔ موٹر بس میں سفر کیا جاتے تو وقت پر پہنچنا اور واپس آنا مشکل تھا اس لئے موٹر اور وین کا انتظام کرنا پڑا تھا۔

وڈاگرا میں کامیاب تبلیغی جلسہ

وڈاگرا ایک مشہور تجارتی قصبہ ہے۔ جو کالیکٹ سے ۳۰ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ وہاں بھی ہماری مختصر سی جماعت ہے۔ وہاں کے غیر احمدی مسلمان نسبتاً زیادہ متعصب اور زیادہ جہالت شعار ہیں۔ ان کی درندگی اور جماعت کی بے بضاعتی کی وجہ سے وہاں کبھی بھی ہمارا کوئی پبلک جلسہ نہیں ہوا تھا۔ باوجود اس کے وہاں کے احمدی دوستوں کی خواہش تھی۔ کہ اس دفعہ وہاں جلسہ ہو اور مکرم آرچرڈ صاحب اور مکرم جابی صاحب لیکچر دیں۔ وہاں ہمارا اپنا ایک چھوٹا سا دارالتبلیغ بھی قائم ہے۔ وہاں کے دوستوں کے شدید مطالبہ کی وجہ سے تبلیغی وفد کے پروگرام میں وڈاگرا کو بھی میں نے شامل کر لیا تھا۔ اور ان کو اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ ۷ر مارچ کو ۴ بجے تبلیغی وفد موٹر میں اور کالیکٹ کے ۲۰ افراد وین میں وڈاگرا روانہ ہوئے اور ۴ بجے کے قریب وہاں کے دارالتبلیغ میں پہونچے۔ وہاں پینگاڈی اور کنانور سے بھی بہت سے احمدی احباب پہونچے ہوئے تھے کیونکہ وڈاگرا میں جماعت نہایت مختصر و کمزور اور مخالفین زیادہ متعصب اور درندہ صفت ہیں۔ اس لئے میں نے احباب میں تحریک کی تھی کہ وہ وڈاگرا پہونچنے کی کوشش کریں۔ دارالتبلیغ سے یہ وفد ایک احمدی کے مکان پر گیا۔ جہاں وفد کے لئے چائے اور فواکہ کا انتظام صاحب مکان کی طرف سے کیا گیا تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر وفد جلسہ گاہ میں پہونچا۔ جو شہر کے وسط میں ایک کھلی جگہ میں بنایا گیا تھا۔ شام کے ۵ بجے میری صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ مکرم جابی صاحب کی تلاوت کے بعد تعارفی تقریر مولوی ابوالوفاء صاحب نے کی۔ بعدہٗ جابی صاحب نے اور ان کے بعد آرچرڈ صاحب نے تقریریں کیں۔ اور ساتھ ساتھ پبلک کو ترجمہ بھی سنایا جاتا رہا۔ آخری تقریر میں نے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسیع جلسہ گاہ

ہندوؤں اور مسلمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہماری امید سے کئی گنا زیادہ کی حاضری تھی۔ ہمیں جو وہاں کے ماحول سے واقف تھے۔ ہر لحظہ اندیشہ لگا ہوا تھا کہ نہیں معلوم کب جلسہ کو درہم برہم کرنے کے لئے کوئی شوشہ چھوڑیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ تا اختتام جلسہ حاضرین امن سے بیٹھ کر تقریریں سنتے رہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ جلسہ میں ہندوؤں کی کافی حاضری تھی۔ اور ان کی موجودگی کی وجہ سے مسلمان شرارت کرنے سے گریز کرتے تھے۔ اور دوسری وجہ یہ ہوئی۔ کہ عین جلسہ کے وقت اتفاقاً سرکل انسپکٹر پولیس وہاں آ گئے۔ اور ہماری تقریریں سننے لگے۔ اس لئے ان کو شرارت کی جرأت نہیں ہوئی۔ جلسہ گاہ کے قریب ہی ریڈیو لگا ہوا تھا۔ اور اس کا انچارج ایک مسلمان تھا۔ ہماری تقریروں کو بدمزہ کرنے اور ہماری آواز لوگوں تک نہ پہنچنے کے لئے اس نے ریڈیو کھول کر رکھ دیا تھا۔ اور ہمارے کہنے کے باوجود اس نے اسے بند نہیں کیا۔ لیکن ہمارے توجہ دلانے پر انسپکٹر پولیس نے اپنے آدمی بھیجکر اسے بند کرایا۔ اور اس طرح لوگوں کو ہماری ساری تقریریں آرام سے بیٹھ کر سننے کا موقعہ ملا۔ اور نہایت کامیابی کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر کنانور اور پینگاڈی سے آئے ہوئے دوست ریل کے ذریعہ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ اور تبلیغی وفد موٹروں اور کالیکٹ کے احباب وان (ریڈیو موٹر گاڑی) میں کالیکٹ کو واپس ہو کر ۹½ بجے رات کالیکٹ میں وارد ہوئے۔ اور وفد کے دونوں ارکان اپنی فرودگاہ میں آرام کرنے کے لئے چلے گئے۔

کالیکٹ میں لجنہ اماءاللہ کا ایک تبلیغی جلسہ

۸ر مارچ کی صبح کو کالیکٹ کی لجنہ اماءاللہ نے ایک تربیتی جلسہ کا انتظام کیا تھا یعنی اسی مکان میں جہاں وہ دونوں صاحبان فروکش تھے۔ چنانچہ تمام احمدی مستورات اور تمام مرد وہاں جمع ہوئے۔ اور دونوں صاحبان نے جماعت کو نصائح فرمائیں۔ مستورات کے لئے بر نہایت پردہ کا انتظام تھا۔ دونوں کی تقریروں کو مولوی ابوالوفا صاحب اور این عبدالرحیم صاحب نے ملیالم کا جامہ پہنا کر حاضرین کو سنایا۔ بعدہ لمبی دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اور اس طرح صوبہ کیرالہ کے تبلیغی دورے بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اور بہترین رنگ میں انجام پذیر ہوئے۔ جو کچھ میں نے اوپر کی سطور میں بیان کیا ہے وہ ان دوروں کی نہایت مختصر رپورٹ ہے۔

اس طرح ایک پورا ہفتہ تبلیغی جد و جہد میں گذار کر وفد کے دونوں ارکان ۸ر مارچ کو دن کے ۱۲ بجے بذریعہ بنگلور میل مدراس کے لئے روانہ ہو گئے۔

——————

وصیّت کی اہمیّت

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

اسلام نے جو فرض عبادات مقرر فرمائی ہیں ان کے بجالائے بغیر تو کوئی انسان نجات اخروی پانے کا حق نہیں رکھتا۔ لیکن ان عبادات کے علاوہ بندے کی اخلاقی اور روحانی قدروں کو بلند کرنے اور اسے خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور مقرب بنانے کے لئے اسلام نے کچھ طوعی قربانیاں اور عبادات بھی مقرر فرمائی ہیں۔ ان قربانیوں میں سے ایک وہ مالی قربانی ہے۔ جو وصیت کی صورت میں دی جاتی ہے۔ آخری زمانہ کے مسلمان چونکہ اس طوعی قربانی سے عملاً بالکل غافل ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو بھی خاص طور پر زندہ کیا ہے۔ تفصیل اس احیاء و تجدید کی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی بھی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"۔
(الوصیت صفحہ ۱۹)

اس قبرستان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑی بھاری بشارتیں ہوئیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنزِلَ فِیْہَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اسلئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں"۔
(الوصیت صفحہ ۲۲)

اس کے بعد حضور نے دو تین شرطیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے دوسری شرط احیاء وصیت سے تعلق رکھتی ہے آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایات اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق الایمان کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی وصیت میں اس سے زیادہ بھی لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا"۔
(الوصیت صفحہ ۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان بیانات کو پڑھنے کے بعد ایک سچے اور مخلص صاحب استطاعت احمدی کے دل میں اس تڑپ کا پیدا ہونا ضروری ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کر کے اللہ تعالیٰ کی ان تمام رحمتوں سے حصہ پانے کا مستحق بنے جو اس قبرستان میں دفن ہونے کے مستحقین کا خاص حصہ ہیں یہ امر وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک امتحان ہے۔ اس لئے ہر صاحب حیثیت مخلص احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جلد از جلد اس امتحان میں پورا اترے اور اپنے مال اور آمدنی کے کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں ضرور وصیت کرے۔ اگر کسی کو اس سے زیادہ حصے کی وصیت کی توفیق ہو تو وہ $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت کر سکتے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ مال وصیت اسلام میں جائز نہیں تا دیگر ورثاء کا حق تلف نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک کہ وہ نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی (یعنی وصیت کے امتحان سے ناقل) اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے، دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"۔
(الوصیت صفحہ ۲۳ و ۲۴)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں یہ وصیت فرماتے ہیں:۔

"اپنے لئے وہ زاد راہ جمع کرو کہ کام آوے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ"۔
(الوصیت صفحہ ۳۰)

اللہ تعالیٰ سب احمدی بھائیوں کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد بیعت وصیت کے رنگ میں بھی پورا کرنے کی توفیق دے۔ تا ہم خدا تعالیٰ کی فہرست میں اس کے ان برگزیدہ بندوں میں شمار ہوں جو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمت سے حصہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بھائی کو دنیا سے محبت کر کے اس حکم کے ٹالنے سے محفوظ رکھے تا کسی احمدی کو قیامت کے دن کفِ افسوس نہ ملنے پڑیں۔

اَللّٰھُمَّ آمین

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن زکوٰۃ

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کی اہمیت بالعموم مسلمانوں میں کم ہے۔ نہ ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومتیں قائم نہیں۔ اور نہ ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ اس کے متعلق جو سہل انگاری مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی نہیں۔ کہ حکومت وقت کی طرف سے مختلف قسم کے ٹیکس رعایا عائد کئے گئے ہیں۔ وہ ان ٹیکسوں کو زکوٰۃ کے قائم مقام سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس حکم پر عمل کرنیکے متعلق اسی طرح غفلت ہوتی جاتی ہے جس طرح باقی احکام اسلام کے متعلق دینی روح تقریباً ناپید ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے اعمال پر ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی غفلت ہے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ اور دیگر ارکانِ اسلام کے متعلق بھی ہے۔ اور یہ امر ہر حساس مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے زکوٰۃ کا مسئلہ اور بھی زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ہم اس بات میں اپنے تئیں ممتاز سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تجدید ہمارے ذریعہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی الٰہی میں بشارت دی گئی ہے۔ کہ "مسلماں را مسلمان باز کردند" یعنی مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ وہ احکام اسلام کی پابندی نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں جس کی تعلیم کی پابندی ہمارے لئے نہایت ضروری قرار دی ہے۔ اس میں اس بات کی تشریح کی ہے۔ کہ جب تک اسلام کے تمام احکام کو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے۔ نجات کا راستہ ہمارے لئے بند ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

> "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اُوپر بند کرتا ہے۔"
>
> (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

جب ہمارے لئے یہاں تک تاکید ہے تو پھر زکوٰۃ جو نماز کی طرح نہایت اہم رکن ہے اس پر عمل پیرا ہونا جماعت احمدیہ کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ ایسے ضروری حکم پر عمل کیا نہ کیا برابر ہے کتنا ہی خطرناک ہے۔ اور یہ خیال کرنا کہ مختلف قسم کے چندے دیئے جاتے ہیں وہ زکوٰۃ کے قائم مقام ہیں یہ درست نہیں۔ کیونکہ جب تک زکوٰۃ کو ان شرائط کے ساتھ ادا نہ کیا جائیگا بعض چندے ادا کرنا اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ یہ خیال کہاں تک باطل یا صحیح ہے اس کے متعلق آئندہ عرض کیا جائے گا۔

اسلام میں عبادتِ الٰہی کی چار بڑی بڑی قسمیں ہیں۔ جن کے لئے الگ اصطلاحیں ہیں۔ اور ان کا اعادہ بطور یاددہانی ہر روز نماز میں ہم کرتے ہیں اوّل قسم اظہارِ عبودیت یعنی محبت و اطاعت ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو اقرار و اعتراف اور مناجات کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ اس کا نام اسلامی اصطلاح میں التحیات ہے۔ تحیات جمع ہے تحیہ کی۔ اور اس کے معنی وہ القاب جن میں سے ایک بادشاہ کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ صفاتِ الٰہیہ کے علم اور ان سے تعارف اپنے مشقِ عبادت شامل ہے۔ دوسری قسم اظہارِ محبت وہ اطاعت وہ ہے جس کا تعلق جوارح و اعضائے بدن سے ہے۔ اس کا نام اسلامی اصطلاح میں الصَّلٰوۃ ہے۔ اس عبادت کی پنجگانہ نماز اور صیام رمضان سے کی جاتی ہے تیسری قسم کی عبادت مالی اور جانی قربانی ہے جس کا نام اسلامی اصطلاح میں الطیبات ہے۔ اس کے بعد وہ عبادت ہے جس کا نام حج ہے۔ جو بڑے پیمانہ پر اجتماعی شکل و صورت رکھتا ہے اور اس کے اندر جامعیت ہے جس کی وجہ سے اس کو جہاد میں شمار کیا گیا ہے۔ حج دراصل جامع ہے۔ تمام اقسام عبادت کا اور حقیقتِ عبودیت کے اعتبار سے ہمہ گیر مرکزیت کا مفہوم اپنے اندر لئے ہوتے ہے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کی عبودیت کی اعلیٰ مثال ہے جس میں نفس کی قربانی کی صورت عیاں ہے۔ کلمہ شہادت کے بعد یہ چار ارکانِ اسلام ہیں جن پر تقویٰ اور فلاحِ حقیقی کا دار و مدار رکھا گیا ہے۔

مذکورہ بالا ارکان اسلامیہ میں سے زکوٰۃ کا تعلق مالی عبادت سے ہے۔ اور یہ عبادت بھی نماز کی طرح دو قسم کی ہے۔ اول بطورِ فرض واجب جو ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جس کے پاس معیّن مقدار میں مال ہو خواہ چاندی سونے روپے پیسے کی شکل میں یا مال مویشی کی صورت میں یا زرعی پیداوار کی صورت میں ہو۔ مال جب معیّن مقدار سے زیادہ ہو۔ تو نصاب کے مطابق اس سے زکوٰۃ نکالنا مال دار پر واجب ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم زکوٰۃ کی وہ ہے جو بطور نفل کے ہے۔ اور اسے صدقات کی نام اصطلاح کے ماتحت شمار کیا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم بھی ایسی ہی لازمی ہے جیسی کہ زکوٰۃ۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی دونوں قسمیں جو بطور فرض واجب اور بطور نفل کے ہیں ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ایک قسم علانیہ کی ہے اور دوسری قسم پوشیدہ کی۔ چنانچہ قرآن مجید انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

> ان تبدوا الصدقٰت فنعمّا هي۔ وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم ويكفّر عنكم من سيّاٰتكم والله بما تعملون خبير ۝
>
> (سورہ بقرہ: ۲۷۱)

یعنی اگر تم صدقات کو علانیہ طور پر دو تو اچھی بات ہے۔ اور اگر تم پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہاری بدیوں کو ان صدقات کے ذریعہ دور کر دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں صدقات کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک وہ ہے جو کہ زکوٰۃ کی صورت میں مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ جو بیت المال کا حق ہے۔ اور جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خزانہ بیت المال میں داخل ہو۔ خواہ خود داخل کی جائے یا محصلین کے ذریعہ داخل کروائی جائے۔ بہرحال جب وہ ادا ہوگی تو وہ علانیہ شکل اختیار کریگی۔

فقہاء نے اس زکوٰۃ کو جو علانیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے مالوں سے متعلق قرار دیا ہے۔ جو اندازہ و شمار حساب و کتاب میں آسکتے ہیں۔ مثلاً مال و مویشی۔ زرعی پیداوار سونا چاندی۔ خواہ بصورت نقدی یا بصورت سامان تجارت یا بصورت امانت بنک وغیرہ۔ ان کا شمار و حساب کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے اموال ظاہرہ پر زکوٰۃ بہرحال قومی بیت المال سے متعلق ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور اموال بھی ہیں جن کا حساب کتاب کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یس انداز زیور بطور اور عطیہ جات وغیرہ جو عورتوں کے استعمال کے قابل بھی ہوتے ہیں۔ اور جن میں سے ایک حصہ بطور محفوظ بیکار صورت میں بھی رکھا جاتا ہے۔ ایسے اموال باطنہ کو فقہاء نے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ بلکہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت کے پیش نظر ہر فرد کو اجازت دی ہے کہ وہ خود براہ راست محتاجوں کو دے۔ تاکہ صدقات کے بارے میں باری تعالیٰ کی دونوں شقیں یعنی علانیہ اور پوشیدہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ملے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے ضابطہ کی پابندی کے ساتھ مالی قربانی بھی ہو۔ اور پابندی سے آزاد رہ کر بھی مالی قربانی ہوتی رہے۔ ایک مسلمان دونوں طریق سے ہی اپنی عبودیت یعنی عشق محبت و اطاعت کا ثبوت اس طرح سے دے۔ نمازیں نوافل اسی غرض کے لئے مقرر کئے گئے ہیں کہ اس سے انسان کا امتحان ہوتا رہتا ہے کہ کون فریضہ نماز ادا کرتا ہے۔ جو کہ باجماعت نماز ہے۔ اور کون پابندی سے آزاد ہو کر بھی خوشئ نفس سے نوافل ادا کرتا اور اپنے متعلق ثبوت مہیا کرتا ہے کہ فی الواقعہ اسے ذاتِ باری سے لگن ہے۔ اس طرح مالی قربانی کے متعلق بھی دو قسم کی ذمہ داریاں ہر مسلمان پر عائد کی گئی ہیں۔ اوّل۔ زکوٰۃ جو اموالِ ظاہرہ پر اعلانیہ قسم کی مالی عبادت سے تعلق رکھتی ہے دوئم۔ وہ زکوٰۃ جو اموالِ باطنہ کی قسم سے تعلق رکھتی اور پوشیدہ طور پر ادا کی جانی چاہیئے غرض مالی عبادت کی یہ شکل و صورت ہے جو کہ ہر ذی استطاعت مسلمان کے لئے بطور رکن اسلام کے واجب العمل ہے۔

مذکورہ بالا حکم پر عمل کرنے میں سب سے بڑی روک بخل اور یہ خوف ہوتا ہے کہ انسان کے پاس جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ کم ہو جائیگا۔ اور اس کی اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے مال اس کے پاس نہیں رہے گا۔ مگر اس کا یہ خوف درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی نظام کی تکمیل کے لئے ملائکہ مقرر کئے ہوئے ہیں جو خرچ کرنے والے انسان کے لئے افزائش کا سامان کرتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن بھی ایسا نہیں جس میں دو فرشتے جب کہ بندے صبح کرتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں سے ایک

کہتا ہے اللھم اعط منفق مال خلفا یعنی اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اللھم اعط ممسک مال تلفاً یعنی بخیل کا مال رائیگان جائے۔

(بخاری باب کتاب الزکوٰۃ)

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
فاما من اعطی واتقیٰ وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ واما من بخل واستغنیٰ وکذب بالحسنیٰ فسنیسرہ للعسریٰ۔ (سورہ اللیل)

یعنی جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا (اور اچھی باتوں کی دل سے) تصدیق کی ہم اس کے لئے یسر (یعنی آسانی و آسائش) پیدا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا۔ اور لاپرواہی کی اور (اچھی باتوں کو جھٹلایا ہم اس کے لئے عسر (تنگی و مشکلات) پیدا کر دیں گے۔

اس آیت و مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اور ان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ذریعہ اپنی اس مشیت کو سرانجام دیتا ہے۔ جس کا تعلق نظام معیشت سے ہے اور اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت پر برکت دیتا ہے۔ اور جو لوگ اس سے ہاتھ کھینچتے ہیں ملائکہ کے ذریعہ ان کے لئے بیسیوں ایسے مواقع پیدا کر دیتا ہے جن میں ان کا مال جس کے فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے تردد کرتا ہے ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی جگہوں میں وہ خرچ ہو جاتا ہے۔ جو خسارہ اور زیاں کا موجب ہوتا ہے۔ اور وہ مال بجائے نفع بخش صورت اختیار کرنے کے ضائع چلا جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے لئے اگر کسی نے ایک روپیہ لگانے میں بخل کیا تو بیماری وغیرہ میں اس کے دس روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ ایسے بکثرت واقعات روزانہ ہمارے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ جس سے یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری اقتصادیات کا انتظام ایک معین شکل و صورت ملکی تصرفات کے ماتحت ہے آج سے تیرہ سو سال قبل صحابہ کرام نے بحیثیت جماعت ان ملکی تصرفات کی کھلی کھلی شہادت قائم کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مفلس نہیں ہو جایا کرتے۔ بلکہ اس سے ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں اور آج پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بھی وہ شہادت قائم کرنے کا دوبارہ بیڑا اٹھایا ہے۔ سینکڑوں نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ جو اپنے سابقہ اور موجودہ دو مختلف حالتوں کے نمونوں سے محولہ بالا آیت اور حدیث کے مضمون کی تصدیق کر رہے ہیں۔ وہ تنگدستی کے زمانہ میں خرچ کرنے والے تھے۔ مگر آج ہر طرح وہ اور ان کی اولاد میں خوشحال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سنت کسی ایک فرد کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر اس انسان کے ساتھ جو صدق نیت سے اور ہمت و استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام پر کاربند ہوتا ہے۔ اطاعت کی برکات سے مستفید ہوتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ روحانی حقائق کے سمجھنے کے لئے بینائی کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم احمدی اپنے عمل سے اس سچائی کو پھر دوبارہ لوگوں کو دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین۔ یعنی جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا۔ وہ اس کا بدلہ بہتر شکل میں دے گا اور وہ نہایت ہی اچھا رازق ہے اخلف کے معنی ہیں درخت کو پیوند لگا کر اس کو بہتر بنا دینا۔ فھو یخلفہ کے یہی معنی ہیں کہ جو خرچ کیا جائے گا۔ وہ دیکھنے میں تو مال میں ایک قسم کی کمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کمی کا تدارک بہترین صورت میں اپنے فضل سے کر دیتا ہے۔

مثال دے کر سمجھاتا ہے کہ

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف لمن یشآء واللہ واسع علیم ۝ (بقرہ ۲۶۲)

یعنی ایک دانہ سے سات بالیاں اور سات بالیوں میں سات سو دانے۔ یہی سنت اللہ زکوٰۃ و صدقات کے بارے میں بھی جاری ہے۔

یہ سوال بھی بعض احباب کے دلوں میں وسوسہ پیدا کر دیتا ہے کہ جو چندہ جات ان کی طرف سے دیئے جاتے ہیں آیا وہ زکوٰۃ کے قائم مقام ہیں یا نہیں ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کی شرائط و قواعد معین ہیں۔ اور اس کی صورت و شکل احادیث میں وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔ جب تک زکوٰۃ کو ان شرائط کے ماتحت اور اس شکل و صورت پر ادا نہیں کیا جائے گا محض متفرق چندہ جات سے انسان اس اہم رکن اسلامی پر عمل کرنے سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

قابل قدر نمونہ

مسجد احمدیہ جموں کی مرمت کے سلسلہ میں محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسٹری عبدالرحمان صاحب ڈار (چیپس) آف سرینگر سے اس کار خیر میں حسب توفیق حصہ لینے کی درخواست کی گئی تھی۔ جس میں انہوں نے مبلغ یکصد روپیہ ارسال فرما کر صدر اسلام کی مسلم خواتین کے نقش قدم پہ قابل قدر نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد یوسف پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ جموں)

لجنہ اماء اللہ مدراس کی تبلیغی جدوجہد اور لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام غیر احمدی مستورات کا

غیر معمولی اجتماع

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی جنوبی ہند کے دورہ کے سلسلہ میں تبلیغی وفد ۲/۹ / ۵۸ کو مدراس پہنچا۔ کیونکہ ان کا قیام مدراس میں صرف ایک دن کیلئے تھا اسلئے اتوار کی شام مردوں کے ساتھ عورتوں کے جلسہ کی تیاری بھی بڑے وسیع پیمانہ پر کی گئی۔ لاؤڈ سپیکر اور پردے کا اچھا انتظام تھا۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ہینڈبل کافی تعداد میں بذریعہ پوسٹ اور گھروں میں جا کر خود دیئے گئے۔ اس میں ہر ممبر لجنہ اماء اللہ نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہماری امید کے خلاف گذشتہ سال سے کہیں زیادہ غیر معمولی اجتماع ہوا۔ تعداد حاضری ۸۰ کے قریب تھی۔ جلسہ کارروائی نہایت خاموشی اور دلچسپی سے سنی گئی۔ اور سنی بھی کیوں نہ جاتیں جبکہ ہمارے ایک عربی بھائی اور انگریز بھائی نے احمدیت قبول کرنے کے حالات اپنی زبان سے سنائے۔ جلسہ ختم ہوتے ہی نماز کے لئے اذان محترم جابی صاحب نے بہت ہی دلکش آواز سے لاؤڈ سپیکر میں دی اور اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ تمام مستورات بہت اچھا اثر لیکر گئیں۔ اور بعض مستورات نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے مقصد پر سوالات بھی کئے۔ جن کا تسلی بخش جواب ان کو دیا گیا۔ لٹریچر بھجوانے کے لئے ان کے ایڈریس نوٹ کرنے گئے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جب سے مدراس میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی ہے وہاں کی مستورات میں کافی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور ہر ممبر تبلیغ کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں۔ کیا تقریری۔ کیا تحریری۔ کیا انفرادی اور کیا اجتماعی حتیٰ کہ بذریعہ لٹریچر اپنی حسب استطاعت کے اہم فریضہ کو سرانجام دیتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری ان ناچیز مساعی کو اپنے حضور قبول فرمائے۔ اور ہمیں اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ دن جلد آئے جبکہ اکناف عالم میں احمدیت کا جھنڈا لہراتا نظر آئے۔ اور ہمارے آقا کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے جس کی تنظیم کی بدولت آج عورتوں جیسے کمزور طبقہ میں بھی تنظیم اور بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس)

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنہ اماء اللہ بھارت

مسجد ہالینڈ کی تعمیر میں تمام لجنات اگرچہ اپنی کوشش کے مطابق حصہ لیتی چلی آ رہی ہیں۔ لیکن ابھی ہمارے ذمہ مسجد ہالینڈ کے سلسلہ بہت سا قرض دینا باقی ہے۔ اس قرض میں سے پانچ ہزار کی رقم لجنات اماء اللہ بھارت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اور یہ رقم دو سال کی میعاد میں یعنی ۱۹۵۹ء کے آخر تک جمع کرنی ہے۔ لجنہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر لجنہ کو ان کی مقرر کردہ رقم سے اطلاع دے دی گئی ہے۔ امید ہے کہ ہر لجنہ کو مرکزیہ سے مسجد ہالینڈ کی تحریک اور انکی لجنہ کی مقررہ رقم کا سرکلر پہنچ چکا ہوگا۔ اب میں تمام بہنوں سے اور خصوصاً ہر لجنہ کی صدر صاحبہ اور سیکرٹری صاحبہ مال اور جماعت کے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ کی لجنہ اماء اللہ کی مقرر کردہ رقم سے اطلاع دیگران سے وعدہ لیکر وعدوں کی فہرست جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ قادیان میں بھجوائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی مقرر کردہ رقم سے زیادہ وعدے لیکر بھجوائیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ نیز وعدوں کی وصولی اور رقوم بھجوانے کا کام بھی ساتھ ہی شروع کر دیا جائے۔

نوٹ:۔ جو بہنیں اس مبارک تحریک میں /۱۵۰ روپیہ کی رقم دیں گی ان کے نام مسجد ہالینڈ پر کندہ کر دیئے جائیں گے۔ یہ رقم اگلے سال کے آخر تک بالاقساط بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ مگر کوشش کی جائے کہ رقم یکمشت ادا ہو جائے۔

جو بہنیں ڈیڑھ صد روپیہ کا وعدہ کریں ان کے ناموں کی دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان میں اطلاع دی جائے۔

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

وصولی چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء تا ماہ فروری ۱۹۵۸ء

نام	رقم	نام	رقم
لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور	۳۲ر۵۰	ہر دو اہلیہ صاحبہ سلطان احمد صاحب چک سکی	۱۰ر۰۰
" " حیدرآباد دکن (زنانہ حصہ)	۱۹ر۱۲	عبدالحق صاحب خادم چارکوٹ	۴ر۰۰
" " کنانور (مدراس)	۱۰ر۴۷	لجنہ اماء اللہ حیدرآباد	۱۲ر۰۰
یوسف علی صاحب سونگھڑہ	۵ر۰۰	" " قادیان	۳۱ر۹۰
لجنہ اماء اللہ قادیان	۸۹ر۱۱	" " چارکوٹ	۲ر۰۰
از بجے پور	۱ر۰۰	" " قادیان	۵۹ر۲۵
اہلیہ صاحبہ محبوب حسن صاحب بھاگلپور	۵ر۰۰	" " حیدرآباد	۶ر۰۰
اہلیہ و عیال قمر علی صاحب کرڈاپلی	۲ر۰۰	احمدی خاتون صاحبہ راٹھوڑ	۰ر۵۰
لجنہ اماء اللہ قادیان	۹ر۴۲	میزان	۲۶۵ر۹۷

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ آف انگلستان اور مکرم سید سلیم حسن الجابی آف شام کی چنتہ کنٹہ و کرنول (آندھرا) میں تشریف آوری!

روانگی وفد از حیدرآباد دکن ۲۴ر فروری کو حیدرآباد میں مکرم سیٹھ معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ نے وفد کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ اور دعوت سے فارغ ہو کر ارکان وفد احمدیہ جوبلی ہال میں آ گئے۔ تاکہ احباب جماعت سے ملاقات کی جا سکے۔

اگرچہ تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق چنتہ کنٹہ جانے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ مگر تاہم مکرم آرچرڈ صاحب و سلیم جابی صاحب کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیٹھ معین الدین صاحب نے مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت حیدرآباد سے اجازت حاصل کر لی۔ کہ وہ ۲۴ر فروری کی شام کو وفد کو چنتہ کنٹہ لے جائیں۔ اور پروگرام کے مطابق ارکان وفد کو ۲۵ر فروری کی دوپہر کو کرنول پہنچا دیں۔ چنانچہ یہ وفد ۴½ بجے شام حیدرآباد سے روانہ ہو کر ۹½ بجے شب بخیریت چنتہ کنٹہ پہنچ گیا۔ گو رات کو ہی چنتہ کنٹہ میں جلسہ کرنے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ مگر وفد کے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے وہ جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

تربیتی جلسہ چنتہ کنٹہ ہاں البتہ ۲۵ر فروری کی صبح ۷½ بجے تا ۹½ بجے مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض خاکسار شریف احمد امینی نے انجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز محترم سلیم الجابی صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مولوی عبداللہ صاحب بی ایس سی نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج آندھرا نے احباب جماعت کو مخاطب فرمایا۔ کہ چنتہ کنٹہ میں جماعت ۴۰ سال سے قائم ہے۔ ہمیشہ غور و فکر کرتے ہیں۔ کہ کتنی ترقی کی ہے۔ اور کتنے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنے ہیں۔ بعض بعد میں آنے پر روحانیت میں آگے نکل جاتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید تھے اور اب آپ کے سامنے یہ شامی اور انگریز دوست ہیں۔ محترم حکیم صاحب نے جماعت کو باقاعدہ چندہ دینے۔ تبلیغ کی طرف توجہ کرنے اور باہمی بھائی چارہ کی طرف توجہ دلائی۔

حکیم صاحب کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب نے احباب کو بتایا۔ کہ ایک تاجر اپنی محنت کا پھل اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے تو اس کا جذبہ تجارت اور ترقی کرتا ہے اور وہ اپنی تاجرانہ مساعی کو بڑھاتا ہے۔ اسی طرح سے ہم احمدی اپنی مالی قربانیوں اور تبلیغی مساعی کا نتیجہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے اور قربانی کیجئے اور اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیجئے۔

چوہدری صاحب کے بعد مکرم آرچرڈ صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اسلام مسلمانوں اور تمام مذاہب والوں کی روحانی ترقی ہے۔ اور حضور ہمارے لئے اس زمانہ میں نمونہ ہیں۔ ہر زمانے میں خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول آئے۔ وہ اپنے زمانہ کے لئے نمونہ تھے۔ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع کریں۔ تاکہ آپ لوگوں کی زندگی بھی کامیاب ہو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین و ایمان رکھو۔ استقامت دکھاؤ۔ دیانت و امانت کو شعار بناؤ۔ کہ یہی امور آنحضرت صلعم کی کامیابی کے راز تھے۔

آرچرڈ صاحب کی تقریر کا اردو ترجمہ مولوی عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی نے کیا۔

مکرم آرچرڈ صاحب کے بعد سلیم حسن الجابی صاحب نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ تبلیغی دورہ کا مقصد غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت اور احمدیوں کو بیدار کرنا ہے۔ احمدی دوستوں کو اپنے عہد بیعت "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ نماز باجماعت کی پابندی ضروری ہے۔ رات دن تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ آپ کی باتوں میں اثر پیدا ہو۔ اپنی تنظیم کو مضبوط کریں۔ اور تبلیغ کے ذرائع کو اختیار کریں۔ غیر مسلموں سے تعلقات کو بڑھائیں اور غریبوں کی غربت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہندو آپ کا سلوک دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہوں۔ ان کو کبھی کبھی کھانے کی دعوت پر بلائیں۔ تعلیم کا سلسلہ بلا لحاظ مذہب و ملت شروع کریں۔ تاکہ غیر مسلم تعلیم حاصل کر کے اسلامی لٹریچر پڑھ سکیں۔ اور ان میں بھی مذہبی بیداری پیدا ہو۔ صرف جلسہ سالانہ نہیں ہر ہفتہ تربیتی و تبلیغی جلسے کرتے رہیں۔ غیر مسلموں کو بھی ان جلسوں میں اظہار خیالات کا موقعہ دیں۔ لٹریچر کی اشاعت ان میں کرتے رہیں۔ تاکہ آپ کے علاقہ میں احمدیت کو جلد ترقی حاصل ہو۔

مکرم آرچرڈ صاحب کے بعد جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے مختصر طور پر چنتہ کنٹہ میں جماعت احمدیہ کے قیام۔ موجودہ ترقی۔ جماعت کی معاشی۔ اقتصادی اور دینی حالت کا تذکرہ کیا۔ اور مہمانان کرام کو اپنی تبلیغی و تربیتی مساعی سے روشناس کیا۔ اور جماعت کی طرف سے مہمانوں اور مقررین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

بالآخر سیٹھ معین الدین صاحب صدر جماعت نے چنتہ کنٹہ کی جماعت کے اس پہلو کا تذکرہ فرمایا۔ جو اشاعت لٹریچر سے تعلق رکھتا ہے۔ بتایا جماعت از خود بھی لٹریچر شائع کر کے تقسیم کرتی ہے۔ اور اگر کبھی نظارت تبلیغ قادیان سے بھی کسی خاص لٹریچر کی اشاعت کا حکم آتا ہے یا کسی مسودہ کو شائع کرنا ہوتا ہے۔ تو جماعت اس کو بھی شائع کرتی ہے۔

۹½ بجے یہ اجلاس تربیتی بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

روانگی از چنتہ کنٹہ برائے کرنول ۱۰ بجے تبلیغی وفد چنتہ کنٹہ سے کرنول کے لئے روانہ ہوا۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب بھی ہمراہ تھے۔ سری رام نگر تک موٹروں میں آئے۔ اور پھر وہاں سے بذریعہ ریل ۱½ بجے بعد دوپہر کرنول پہنچے۔ اسٹیشن پر مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج کرنول احباب جماعت کے ہمراہ معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ارکان وفد کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ معزز مہمانوں کے قیام کا انتظام جناب پروفیسر مولوی محمد صاحب کے ہاں کیا گیا۔

کرنول میں پہلا اجلاس جماعت احمدیہ کرنول نے مبلغین سلسلہ آرچرڈ و سید سلیم جابی صاحب کی آمد سے فائدہ اٹھانے کے لئے دو جگہ انتظام کیا تھا۔

پہلے اجلاس کا انتظام Coles Memorial High School Hall میں کیا گیا۔ ہر طبقہ کے معزز اور تعلیم یافتہ افراد کو بذریعہ دعوت نامہ اس اجلاس میں شمولیت کی درخواست کی گئی تھی۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۵ بجے شام تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم سید سلیم الجابی نے فرمائی اور صدارت کے فرائض پروفیسر مولوی محمد صاحب نے ادا کئے۔ صدر جلسہ نے اپنی تعارفی تقریر میں حاضرین سے غیر ملکی مہمانوں کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں خاکسار نے دس منٹ میں مسٹر آرچرڈ اور سلیم جابی صاحب کے کوائف بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الہامات و کشوف کا ذکر کیا۔ جو جماعت کی ترقی اور شاندار مستقبل کے بارہ میں تھے۔ اور جن کے پورا ہونے کی زندہ دلیل اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے برحق ہونے کی دلیل کے طور پر ان معزز مہمانوں کو پیش کیا۔

خاکسار کے بعد جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ اور اپنے قبول اسلام و احمدیت کی وجوہات بیان فرمائیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں ان دلائل کو بھی پیش فرمایا۔ جن کی وجہ سے آپ نے حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مسیح اور مہدی مانا۔

مسٹر آرچرڈ کے بعد مکرم سید سلیم حسن الجابی نے تقریباً ۴۰ منٹ تقریر فرمائی۔ اور آپ نے بتایا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی کی حالت کو دیکھ افسوس ہوتا ہے۔ مگر ان کی اصلاح اور دنیا کی ترقی انسانوں کی بنائی ہوئی انجمنوں کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ ہی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور اس کی سنت قدیمہ ہے کہ وہ اس کام کے لئے اپنے نبی اور مامور مبعوث فرماتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مبعوث فرمایا۔ اب ان ہی کی اتباع میں اسلام کی ترقی ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ دعاؤں میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ میں احمدیت کے قبول کرنے کے بعد خدا کی برکات کو اپنی زندگی میں مشاہدہ کر رہا ہوں۔ آیئے آپ بھی اس کا تجربہ کیجئے۔

جناب سید جابی صاحب کی تقریر کے بعد یہ پہلا اجلاس نماز مغرب کے لئے ملتوی ہو گیا۔

کرنول میں دوسرا جلسہ کرنول کے مسلمانوں کے لئے منعقد کیا گیا تھا جس میں ۲۵ر فروری کی شب ۱۰ بجے تا ایک بجے دوسرا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم سیٹھ معین الدین صاحب آف

جینت کنٹہ نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار شریف احمد امینی نے سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" جو اسلام کا خلاصہ ہے کے معانی بیان کئے اور اُس کی روشنی میں آنحضرت صلعم کی سیرت کے پہلوؤں کا ذکر کیا۔ کہ اسلام ایک زندہ اور پائندہ مذہب ہے۔ آنحضرت صلعم زندہ رسول ہیں۔ جن کی اتباع میں خدائی انوار و برکات اور روحانی انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس کلمہ طیبہ پر صدق دل سے ایمان رکھتی اور شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہے اور تقریر کے دوران میں اُن غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ جو جماعت احمدیہ کے بارہ میں متعصب علماء پیدا کرتے ہیں۔

خاکسار کے بعد مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج آندھرا نے "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اسلام کی مدافعت کے لئے ساری دنیا میں سینہ سپر ہے۔ اور اپنے تن من دھن کی قربانی کر رہی ہے۔ آپ نے تقریر کے دوران میں مختلف تبلیغی مشنوں کے کوائف اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات مثلاً غیر ملکوں میں مساجد کی تعمیر۔ قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت۔ جماعت کے پریس کی طاقت تبلیغی ... کے اعداد و شمار ... مختصر طور پر بیان فرمایا۔

مکرم حکیم صاحب کے بعد محترم آر ہے ڈو صاحب نے انگریزی زبان میں ... موضوع پر تقریر فرمائی۔ کہ میں نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو کن دلائل کی وجہ سے مہدی اور مسیح مانا۔ آپ نے بتایا کہ حدیث نبوی میں ہے۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیگا۔ چنانچہ تاریخی طور پر ثابت ہے۔ کہ ہر صدی میں مجدد آتے۔ تو اس چودھویں صدی کا مجدد کون ہے۔ سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی اور نے دعوےٰ نہیں کیا۔ رمضان المبارک میں سورج چاند کے گرہن۔ مقررہ تاریخوں میں مہدی کی نشانی تھی۔ وہ ۱۸۹۴ء میں پوری ہوئی۔ مرزا صاحب کے الہامات اپنی جماعت کی ترقی کے بارہ میں پورے ہوئے۔ ڈاکٹر ڈوئی امریکی مقابل پر آکر فالج کے حملہ سے ہلاک ہوا۔ آپ نے عربی کتب تحریر کر کے مخالف علماء کو مقابل پر بلایا۔ مگر کسی کو ایسی کتب تحریر کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں ہزاروں لوگوں نے خدا کو پایا ہے۔ اور اسی وجہ سے اُن کے اندر قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ ان زندگی کے امور کو دیکھ کر میں نے حضرت مرزا صاحب کو اس زمانہ کا مجدد مہدی اور مسیح مانا ہے۔

آپ کی انگریزی تقریر کا ترجمہ اردو میں مولوی عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نے کیا۔

آخر میں سید سلیم حسن الجانی صاحب نے اردو زبان میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان میں لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ عرب لوگ حضرت مرزا صاحب کو کیسے مہدی و مسیح مان سکتے ہیں۔ وہ تو عربی مادری زبان ہونے کی وجہ سے قرآن و حدیث کو زیادہ سمجھتے ہیں مگر یہ غلط فہمی ہے۔ جس طرح ہندوستان کے علاوہ دیگر یورپین و ایشیائی ممالک میں حضرت مرزا صاحب کو ماننے والے لوگ موجود ہیں۔ عربی ممالک میں بھی ہیں۔ اُس کا ایک نمونہ میں ہوں۔ اگر میں تو شام کی جماعت کا ایک نمائندہ ہوں۔ سینکڑوں اور عرب حضرت مرزا صاحب کو ماننے والے ہیں آپ نے بتایا کہ ہندو پاکستان میں مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ اور مختلف جماعتیں ہیں۔ جو اسلام کو زندہ کرنے کا دعوےٰ کرتی ہیں۔ مگر ہر ایک جماعت دوسری جماعت پر کفر کا فتوےٰ لگاتی ہے کیا اس طرح اسلام زندہ ہو سکتا ہے۔ دنیوی لیڈروں اور انجمنوں سے اسلام سے اسلام زندہ نہ ہوگا۔ بلکہ سنت الٰہی کے مطابق کسی مامور اور الٰہی کے ذریعہ زندہ ہوگا اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب وہ مامور الٰہی ہیں۔ جن کی بعثت اسلام کی زندگی کے لئے ہوئی ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے روحانی برکات نازل ہوتی ہیں۔ آج خدا تعالےٰ نے احمدیہ جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام دنیا میں ہو رہی ہے۔ غیر مسلم عیسائی وغیرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ مسٹر آر ہے ڈو اُسی کا زندہ نمونہ آپ کے سامنے ہیں پس آپ بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ اور حق کے کھلنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔

ایک بجے رات یہ اجلاس بخیر و خوبی ہوا۔ صدر جلسہ نے دعا فرمائی۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ چھ تین گھنٹے تک نہایت خاموشی و متانت سے جلسہ کی کارروائی میں شریک رہے۔ اور توجہ سے تقاریر کو سنا۔ کرنول کے جلسوں کے انتظامات بھی مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کی زیر نگرانی ہوئے۔

پھر حسب پروگرام ۴ بجے رات کی گاڑی سے وفد بنگلور کے لئے روانہ ہوگیا۔ پروفیسر محمد صاحب اسٹیشن پر الوداع کے لئے تشریف لائے۔ مبلغین کرام کی مہمان نوازی کے فرائض بھی آپ نے ادا فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

شریف احمد امینی امیر وفد

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر

بابت ماہ فروری ۱۹۵۸ء

(از دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

نام کتاب	تعداد
پیغام صلح (امن کے شہزادہ کا آخری پیغام) اردو	۱۲۴
The Last message of the Prince of Peace	۱۲۶
پیغام صلح (امن کے شہزادہ کا آخری پیغام) ہندی	۱۱۹
The Holy Prophet Mohammad	۱۱
The Ahmadiyya Movement in India	۱۲۸
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں۔ اردو	۱۱۸
کرشن اوتار کا پیغام ہندی	۱۵۶
احمدی مسلمان ہیں۔ اردو	۱۱
اس زمانہ کے امام کو ماننا فرض ہے۔ اردو	۲۱
اس زمانہ کے امام اور مجدد کو پہچانو۔ اردو	۲۱
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ "	۲۵
وہی ہمارا کرشن۔ ہندی	۱۶۲
آسمانی تحفہ "	۳۴۸
" " اردو	۴۰۸
" " گورمکھی	۴۰۵
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک اردو	۱۱
حقیقی اسلام مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اردو	۴۳
تناسخ یا آواگون۔ اردو	۸
ہونہار پھل۔ گورمکھی	۱۰۹
حقیقی اسلام مصنفہ مولوی محمد سلیم صاحب۔ اردو	۱۴
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو	۲۱
" " " انگلش	۱۵
اسلام اور اشتراکیت۔ اردو	۵
What is Ahmadiyyat?	۱۰۹
خاتم النبیین کے بہترین معنے۔ اردو	۱۵
تحدید خاتم النبیین اردو	۵
مولینا مودودی صاحب کے بیان پر تبصرہ۔ اردو	۷
عقائد و تعلیمات۔ اردو	۴
خصوصیات قرآن "	۶۴
فتویٰ مصر۔ اردو	۵
Why I believe Islam	۱۷۱
احمدیت کا پیغام۔ انگریزی	۱۰
ایک غلطی کا ازالہ۔ اردو	۲
چالیس جواہر پارے "	۱
قادیانی مسئلہ کا جواب "	۳
الفرقان نمبر	۳
غیر احمدی اور احمدی میں فرق	۱
صمصام الحق	۱
تذکرۃ الذاکرین	۱
خلافت راشدہ	۱
علمی معجزہ	۱
انسانیت کا ہمدرد	۱
الہدیٰ	۱
بابا نانک رح اور تعلیم وحدانیت	۲
اظہار حق	۱
Life of Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad	۱۲
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ اردو	۱
موعود اقوام عالم	۱
رسول پاک صلعم کی شریعت ہمیشہ زندہ ہے	۱
نشان آسمانی	۱
نماز مترجم اردو	۲
New World Order (Eng)	۱
نظام نو اردو	۱
سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	۱
کشتی نوح	۱
کل میزان تقسیم لٹریچر	۳۲۲۱

ولادت

برادرم محمد عبد اللہ صاحب ساکن گنجی کے ہاں مورخہ ۱۹/۳/۵۸ کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب جماعت سے نو مولودہ کے صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنجی

فدیۃ الصیام

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ اگرچہ ہر شخص کی دل سے یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ ان مبارک ایام کو روزہ سے ہی گزارے۔ لیکن جو دوست کسی شرعی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں یا عورتیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے اس فریضہ کی انجام دہی سے معذور ہوں۔ وہ فدیۃ الصیام کی رقم (ایک ماہ کا خرچ اکل و شرب) یہاں بھجوا دیں۔ بعض غریب درویشوں میں تقسیم کر کے روزے رکھوا دیئے جائیں گے۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

عہدیداران مال خاص طور پر متوجہ ہوں

جماعت کا ہر فرد اپنے موجودہ مالی سال (۵۸-۱۹۵۷) کے بجٹ آمد کو پورا کرے

موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اور ہر بقایا دار جماعت کے سیکرٹری مال کو حال ہی میں اس کی جماعت کے تدریجی بجٹ آمد۔ اصل وصولی تا آخر فروری اور بقایا کی اطلاع دیتے ہوئے تاکیداً تحریر کیا جا چکا ہے کہ وہ کمی آمد بجٹ کو جلد پورا کرنے کی کوشش کریں تا آخر سال تک اس کی جماعت سو فی صدی ادائیگی کرنے والی فہرست میں شامل ہو سکے۔

گذشتہ کمی کو پورا کرنے کے لئے چونکہ ابھی تک آمد کی رفتار میں نمایاں تیزی نظر نہیں آرہی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو بالعموم اور عہدیداران کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے ان کو بجٹ پورا کرنے کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے

ہر وہ احمدی دوست جو اپنے دل میں سلسلہ کے لئے حقیقی درد رکھتا ہو۔ اور وقت کی نزاکت اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو سمجھتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے وعدہ بیعت کو عملی طور پر پورا کرے۔

نیز اگر جماعتوں کے عہدیداران اپنے اپنے حلقہ میں احباب پر سلسلہ کی مالی مشکلات کو واضح کریں۔ اور سست اور بے قاعدہ دوستوں میں ذمہ داری کا صحیح احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور خود بھی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ بجٹ آمد کی سو فی صدی ادائیگی نہ ہو سکے۔

مجھے پوری امید ہے۔ کہ ہر احمدی دوست بحیثیت فرد اور ہر عہدے دار بحیثیت جماعت یہ عزم کرے گا کہ اس نے اپنے مشخصہ بجٹ آمد کو میعاد مقررہ کے اندر سو فی صدی پورا کرنا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

عید فنڈ کی کم از کم شرح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے۔ قیمت خرید کے اعتبار سے اُس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ قیمت سے کئی گنا تھی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس کے مطابق اس چندہ کی شرح ابھی زیادہ ہونی چاہیئے لیکن جماعت کے اکثر دوست کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی ادائیگی نہیں کر رہے۔ جس کے نتیجہ میں اس مد میں آمد برائے نام ہو رہی ہے۔

لہٰذا اسی اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں۔ اور حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دے کر ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور عید کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

امتحان کتب خلافت

نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی طرف سے کتاب "خلافت حقہ" اور "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا امتحان مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۵۸ء کو بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے اس امتحان میں جملہ ایسے خدام ہندوستان کی شمولیت لازمی ہے۔ جنہوں نے قبل ازیں اس کتاب کا امتحان نہیں دیا۔ اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان ابھی سے تمام خدام کو اس میں شمولیت اور تیاری کی طرف توجہ دلائیں تاکہ ان دو اہم اور ضروری مسائل سے خدام کو بار بار کے مطالعہ سے پوری پوری واقفیت ہو جائے۔

اس امتحان میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست قائدین مجالس دفتر ہذا کے توسط سے نظارت تعلیم و تربیت کو بھجوائیں تاکہ دفتر ہذا کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس کس مجلس کے کتنے کتنے خدام اس میں شریک ہو رہے ہیں۔

ہر دو کتب بہ منظور صاحب بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے موازی بارہ آنے یعنی ۷۵ نئے پیسہ میں علاوہ محصول ڈاک کے مل سکتی ہیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اضافۂ وصیت

مکرم عبدالرحیم صاحب درویش ولد سید امین صاحب قادیان موصی ہیں انہوں نے حال ہی میں اپنی وصیت میں اضافہ کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

منکہ عبدالرحیم ولد سید امین صاحب قوم پٹھان پیشہ درویش عمر ۶۰ سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں نے ۲۴ر اگست ۱۹۲۳ء کو اپنی جائیداد کے پانچویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی ہوئی ہے جس میں بعد میں اپنے حالات کی وجہ سے ترمیم کر کے دسویں حصہ کی کر دی تھی۔ میری وصیت کا نمبر ۲۱۵۱ ہے۔ اور جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اس وقت میری جائیداد اراضی تقریباً اڑہائی کنال ہے۔ جس میں ایک خام مکان ایک باغیچہ اور کچھ زمین ہموار اور کچھ نیچی ہے۔ باغیچہ میں آم۔ جامن۔ امرود۔ شہتوت۔ سنگترہ اور شیشم کے پچیس چھبیس کے قریب درخت ہیں۔ یہ سب زمین۔ مکان اور باغیچہ میرے اپنے قبضہ اور تصرف میں ہے۔

میں اپنی سابقہ وصیت میں ترمیم کرتے ہوئے اب اس کے ذریعہ اپنی اس ساری جائیداد کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے تیسرے حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ اپنی آمد کا میں دسواں حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔

میں یہ چند حروف لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔ اور بوقت ضرورت کام آئے۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

کاتب الحروف خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن۔ دار المسیح قادیان۔ دار الامان۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
دستخط ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری وصایا۔ نوکل انجمن احمدیہ قادیان ۱۸/۱/۵۸	نشان انگوٹھا عبدالرحیم پٹھان موصی	دستخط بشیر احمد خان محرر نظارت بیت المال قادیان ۱۸/۱/۵۸

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

	عہدہ	نام عہدیدار	پتہ	کیفیت
	جماعت کشن گڑھ			
۱	سیکرٹری تعلیم	مکرم دلدار علی صاحب	کشن گڑھ ڈاکخانہ مدن گنج ضلع اجمیر شریف	منظوری ۲۰/۳/۵۸
	جماعت جمشید پور			
۱	″ تبلیغ	سید عبدالقدیر صاحب	انجمن احمدیہ جمشید پور	مشروط منظوری
	جماعت کوڈالی			
۱	صدر	این حامد صاحب	معرفت ستیا دو تھن آفس کیننا نور انجمن احمدیہ کوڈالی مالابار کیرالہ	بقایا دار عہدیداران کی مشروط منظوری دی جاتی ہے
۲	سیکرٹری مال	وی محمود صاحب	″ ″ ″	
۳	″ تعلیم	کے عبداللہ صاحب	″ ″ ″	
۴	″ تبلیغ	یو زین الدین صاحب	″ ″ ″	
	جماعت شاہجہانپور			
۱	″ تعلیم	ڈاکٹر محمد عابد صاحب	ایم بی بی ایس شاہجہانپور	۴/۳/۵۹
	جماعت رائچور			
۱	صدر	عبدالسبحان صاحب	ریٹائرڈ مدرس نزد سکندر عیدگاہ قلعہ مکان ۱۴۴۹-۲-۲ رائچور علاقہ نیزو	مشروط منظوری

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست دعا:۔ برادرم کاکا محمد علی صاحب امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے جو اسی ماہ مارچ سے شروع ہے۔ نیز ہمارا ایک عزیز خدام الاحمدیہ مقامی جو اپریل میں ہونے والے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں سب کی نمایاں کامیابی

خبریں

نیویارک۔ امریکی امداد کے جو اعداد و شمار یہاں پر شائع کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۵۴ء-۵۵ میں پانچ ارب ۸۱ کروڑ ڈالر کی امداد پسماندہ ممالک کو دی گئی اس میں فوجی امداد شامل نہیں ہے۔ اس میں سے ۷۷ کروڑ ڈالر جنوبی کوریا اور فلسطین کے پناہ گزینوں کو دی گئی۔ امداد کا بڑا حصہ ایشیا اور مشرق بعید کے ممالک میں صرف ہوا۔ جنوبی کوریا کو ۸۰ کروڑ ڈالر جنوبی ویٹ نام کو ۵۴ کروڑ ڈالر۔ پاکستان کو ۱۳ کروڑ ڈالر۔ ہندوستان کو ۲۷ کروڑ ڈالر فارموسا کو ۲۲ کروڑ ڈالر ایران کو ۲۰ کروڑ ڈالر دیئے گئے۔ یہ اعداد و شمار کی اقوام متحدہ کی کتب اعداد و شمار میں دیئے گئے ہیں۔

قاہرہ۔ مراکش سے انڈونیشیا تک کل ۲۷ قوموں نے یوم الجزائر منایا۔ اور فرانس سے الجزائر کی فوری آزادی کا مطالبہ کیا۔ متحدہ عرب ری پبلک میں جس میں شام اور مصر دونوں شامل ہیں۔ اس موقعہ پر الجزائر کے قوم پرستوں کے حق میں بہت پُرجوش مظاہرہ کیا گیا۔ قاہرہ کے بازاروں میں لوگوں کے ہجوم تھے۔ تمام ری پبلک میں پانچ منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اس عرصہ میں تمام کاروبار اور ٹریفک معطل رہا۔

پیرس۔ فرانس کے بائیں بازو کے روشن فکر اشخاص نے الجزائر سے متعلق فرانس کی پالیسی کی شدید مذمت کی ہے۔ اور الجزائر کے متعلق نئی پالیسی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کل یہاں کے ان روشن فکر اشخاص کی ایک کانفرنس جین پال سارترے کی صدارت میں ہوئی اس اجتماع میں الجزائر کی تحریک آزادی کی حمایت کی گئی۔ اور فرانس ... گئے ہیں۔

جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب مرکزی وزیر آبپاشی و بجلی حکومت ہند کی طرف سے شکریہ کا خط

جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب جو پہلے اتر پردیش میں وزیر خزانہ تھے۔ ان کے مرکزی حکومت میں شمولیت پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ قادیان کی طرف سے مبارکباد کا تار دیا گیا۔ اس پر جناب وزیر صاحب موصوف کی طرف سے مندرجہ ذیل گرامی نامہ موصول ہوا ہے:-

لکھنؤ۔ اتر پردیش

۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء

جناب من

میں آپ کے پیغام تہنیت پر جو میری مرکزی حکومت میں شمولیت پر ارسال کیا گیا ہے دلی طور پر ممنون احسان ہوں۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آپ کے مبارکباد کے پیغام سے مجھے بہت تقویت پہنچائی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ میں اپنی اس اہم ذمہ داری کو جو مجھ پر ڈالی گئی ہے ادا کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔

احترام کے جذبات کے ساتھ آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص

حافظ محمد ابراہیم

آئندہ امتحان (۲۵ مئی ۵۸ء بروز اتوار) کی امتحانی کتب
خلافت حقہ اسلامیہ
اور
نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق ہر قسم کی کتب خریدتے وقت پہلے آپ اپنے قومی کتب خانہ بکڈپو کی طرف رجوع کریں۔ بلکہ اسے ترجیح دیتے ہوئے نہ صرف خود ہی حیرت انگیز طور پر ارزاں کتب حاصل کریں۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد بڑھا کر ثواب حاصل کرنے والے بنیں۔ مکمل زیر طبع فہرست کتب عنقریب آپ کی خدمت میں پہنچ رہی ہے۔

المعلن مینیجر بکڈپو (صدر انجمن احمدیہ) قادیان دارالامان

طغلوالہ ہائی سکول کی سلور جوبلی
احباب جماعت کی شمولیت

طغلوالہ مورخہ ۲۸/۲/۵۸ یہاں پر طغلوالہ ہائی سکول کی سلور جوبلی کی تقریب تھی جس میں منتظمین کی خواہش پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور بعض دیگر دوست شامل ہوئے۔ جناب ماسٹر رام سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی رواداری اور حسن سلوک کا ذکر کیا۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور حضرت مولوی محمد الدین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول، طغلوالہ کے ادارہ سے ہمیشہ تعاون کرتے رہے ہیں۔ اور اس کی موجودہ ترقی انہی بزرگوں کی مرہون منت ہے۔ اور وہ احمدیہ جماعت کے تہ دل سے شکرگذار ہیں۔

منتظمین کی خواہش کے مطابق مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب۔ فاضل نے تقریر کرتے ہوئے سکول کی ترقی اور سکھوں میں تعلیمی شوق کا ذکر کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر طرح تعاون اور روایتی حسن سلوک کا وعدہ کیا۔

علاوہ جلسہ کے کھیلوں کا پروگرام بھی ہوا۔ جماعت کی طرف سے لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (نامہ نگار)